بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقۂ اہل قرآن سے ہونے میں کیا حرج ہے؟

اہل قرآن:۔ قرآن مجید کے ماہرین اوراس سے خاص شغف رکھنے والوں کو اہل قرآن کہا جاتا ہے۔اہل قرآن کے بارے میں فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔

لیکن ایک ایسا فرقہ جس نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو کہ قرآن مجید کی تشریح ہیں) کو حجت ماننے سے انکار کیا اور تفاسیر قرآن مجید کا بھی انکار کیا، اس فرقہ نے اپنا نام اہل قرآن رکھ لیا۔فرقہ اہل قرآن پہلے تو صحیح بات پیش کرتے ہیں اور پھر اس صحیح بات کا غلط استعمال کر کے باطل کا ارادہ کرتے ہیں۔یعنی وہ لوگ یہ بات صحیح کہتے ہیں کہ ''قرآن مجید سب سے صحیح کتاب ہے'' پھر اس صحیح بات سے باطل مطلب اخذ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہوئے کہ احادیث اور دیگر کتابیں جھوٹی ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔حالانکہ سب سے صحیح کتاب کا مطلب ہی یہ ہے کہ صحیح کتابوں میں سے سب سے صحیح کتاب قرآن مجید ہے۔

قرآن مجید حضور ﷺ کی زبان مبارک کے ذریعہ دنیا کو ملا تو آپ ﷺ کی زبان کو اس وقت سچ مانا اور اسی زبانِ مبارک سے اور بدنِ مبارک نکلنے والا کلام اور اعمال کو حجت نہیں مانا، یہ بڑی حیرت ناک اور افسوس ناک بات ہے۔یہی نہیں بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں فلاں حدیث قرآن مجید کی فلاں فلاں آیت کے خلاف ہے، یعنی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کا رسول، اللہ کے خلاف کہتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)۔اس سے دو بات لازم آتی ہے (۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جانب سے کوئی بات کہتے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود فرمایا ''وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰیؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی'' یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے بلکہ جو وحی کی جاتی وہی کہتے ہیں۔اس لئے ایسا عقیدہ رکھنا قرآن مجید کے خلاف ہے۔(۲) یہ کہنا کہ اللہ کا رسول قرآن کریم کے خلاف کہتا ہے، اس بات کو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کو اتنی قدرت بھی حاصل نہیں ہے کہ اپنے رسول کو سیدھی راہ پر رکھے (نعوذ باللہ من ذالک)۔جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ........عَنۡهُ حَاجِزِیۡنَ ٥ ترجمہ: اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا۔(سورہ الحاقہ آیت ۴۴ تا ۴۷، پ ۲۹)

غرض فی زمانہ فرقۂ اہل قرآن، دراصل منکرینِ حدیث ہیں جن کے بارے میں صریح فتویٰ ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہیں کیوں کہ وہ احادیث کو حجت نہیں مانتے۔اسلئے اگر کوئی شخص فرقۂ اہل قرآن میں سے ہوگا تو اس کے اسلام وایمان کا خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ آخرت میں اس کا نام اہل ایمان کی فہرست سے خارج ہو جائے (اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡنَا مِنۡهُ اے اللہ اس سے ہماری حفاظت فرما)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ اہل حدیث سے ہونے میں کیا حرج ہے؟

اہل الحدیث:۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہرین اوراس سے خاص شغف رکھنے والوں کو اہل الحدیث یا محدثین کہا جاتا ہے۔ اہل الحدیث کے بارے میں فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔

لیکن ایک ایسا فرقہ جس نے فقہ (جو کہ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح اور اجماع وقیاسِ مجتہد کا ذخیرہ ہے) کا انکار کیا۔ اس فرقہ نے اپنا نام اہل حدیث رکھ لیا۔

فرقہ اہل حدیث کے افراد پہلے تو صحیح بات پیش کرتے ہیں اور پھر اس صحیح بات کا غلط استعمال کر کے باطل کا ارادہ کرتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ یہ بات تو صحیح کہتے ہیں کہ قرآنِ مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح اور حجت ہیں، پھر اس صحیح بات کا غلط مطلب اخذ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف یہی صحیح اور حجت ہیں اور فقہ حجت نہیں ہے، بلکہ فقہ، قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔ حقیقت میں فرقۂ اہل حدیث کوئی منظم مسلک نہیں ہے ان کی بطور مسلک کوئی مجمع علیہ کتاب نہیں، کوئی فقہ نہیں۔ مرتب اصول تک نہیں ہیں۔ بلکہ اباحیت پسندی اور آزادگی کا ایک ٹولہ ہے۔ امتِ مسلمہ کا جس پر اجماع ہے اس کی مخالفت اور امت کے معمول کا ترک ان کا وطیرہ ہے۔ مثلاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو حاظر ناظر نہ ماننا، اجماعی مسائل بیس رکعات تراویح، تین طلاقوں کا وقوع نہ ماننا، خیر القرون سے آج تک سر چھپانا مسلمانوں کا شعار رہا ہے لیکن ننگے سر رہنا اور ننگے سر عبادت کرنا ان کی شناخت ہے، ''دعا'' جسے عبادت کہا گیا ہے اس کی مخالفت کرنا ان کی عادت ہے۔ نہ صرف اجماع کا انکار بلکہ اسکی مخالفت ان کا شیوہ ہے۔ جب کہ اجماع کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے ''وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡ بعد ..... غير سبيل المومنين....... وَسَاءَتۡ مَصِيۡراً ۝ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم حوالہ کر دیں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ پہنچا۔ (پ۵ رکوع ۱۴)

''وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعاً وَّلَا تَفَرَّقُوۡا'' (پ۴ رکوع ۲) یعنی اور مضبوطی سے پکڑ و اللہ کی رسی ایک ہو کر اور متفرق مت ہو۔

اور اجماع کی حجت میں احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔

۱) میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ (ابن ماجہ ص ۲۸۳، مسند احمد ج ۶ ص ۱۷۸، دارمی ج ۱ ص ۲۵، ترمذی ج ۲ ص ۳۹)

۲) جماعت اللہ کے زیر سایہ ہے اور جو جماعت سے الگ ہوگا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹)

۳) جو شخص ایک بالشت کے بقدر جماعت سے ہٹا اس نے اسلام کا پھندہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ (عبد الرزاق ج ۱۱ ص ۳۳۹، حاکم ج ۱ ص ۲۰۴)

۴) سوادِ اعظم کا اتباع کرو اس لئے کہ جو الگ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ (حاکم ج ۱ ص ۱۹۹)

چونکہ فرقۂ اہل حدیث ''اجماع'' کا منکر ہے اور مخالف ہے بلکہ اجماع کے وقوع کو ناممکن مانتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص فرقۂ اہل حدیث سے ہوگا تو ایسا نہ ہو کہ آخرت میں اجماع کے مخالفین کیلئے جو جہنم کی وعیدیں ہیں ان کا مستحق ہو جائے (اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡنَا مِنۡهُ)، اس لئے اس فرقہ سے بچنا نہایت ضروری ہے۔